

## تنہائی میں کیسے اٹھے گا اکبر کا جنازہ رهنے دو

تنہائی میں کیسے اٹھے گا اکبر کا جنازہ رهنے دو  
صابر ہو مگر پھر باپ ہو تم اے سید والا رهنے دو

اھستہ لٹادو ریتی پر تکلیف نہ پہنچے اکبر کو  
بیٹھی ہے بہت گھری برچھی زخمی ہے کلیجر رهنے دو

ھر جنبش میں دل ہلتا ہے برچھی کو نہ کھینچو سینے سے  
روتے ہے محل رهنے دو بے چین ہے زہرا رهنے دو

خیے میں نہ لے جاؤ انکو ماں زخم نہ دیکھے سینے کا  
ایسا نہ ہو غم کی شدت سے پھٹ جائے کلیجر رهنے دو

باہر نہ نکل ائے زینب سمجھاؤ تو یہ کیا کرتی ہے  
شبیر اٹھو خیے میں چلو اکبر کو تڑپتا رهنے دو

مخلوق خدا میں هل چل ہے لله سنبھالو عالم کو  
انکھو سے ذرا انسو پونچھو اقا میرے مولی رهنے دو

اکبر نہیں زندہ ہونے کے شر دل کو سنبھالو صبر کرو  
اکبر کے سرہانے سے اٹھو فطرت کا تقاضا رهنے دو